رجسٹرڈ نمبر اے ۷۶۳

REGISTERD NO A 763



ضعیفی دور کرنے کی تدابیر
مع ۲۴ تصاویر

موت کو تو کوئی روک نہیں سکتا لیکن امریکہ کے سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنے کی ترکیب نکال ہی ڈالی مع چارپائی پر پڑے پڑے کچھ اعضاء کو حرکت دیتے رہے بجز قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضاء کو کس طریقہ پر حرکت دیتے رہیے اسکے واسطے کتاب میں چوبیس تصاویر دی ہوئی ہیں کسی استاد کے سکھلانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب بارہ ترجمہ پڑھیں کیونکہ اسلئے نہایت مفید ہے جو لوگ کہ بیٹھے پھرنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ بدہضمی بواسیر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے واقعی اس کتاب پر عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی صفات دیکھتے ہوئے بھی بہت بڑے نام اسکی قیمت صرف ۱۲ کرہ پیسہ رکھی ہے۔

ملنے کا پتہ
سکھ سنچارک کمپنی متھرا

آپ بالکل غلطی پر ہیں
کہ تمام اشتہاری ادویہ بے فائدہ ہیں اگر آپ ایک دفعہ مقویات سراج عالم اننگ نگرہ گولیوں کا استعمال کرینگے تو معلوم کریگے کہ آجتک میں غلطی پر تھا یہ گولیاں خرطیہ طور پر تقویت بخشتی خون و... کی خرابی بیرہان احتلام کثرت ..... رقت نامردی وغیرہ موذی امراض کو نابود کرکے اعلے درجہ کی طاقت دقوانائی وقوت مردمی بخشتی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۳۰ گولیاں صرف ایک روپیہ ۵ ڈبیاں للعہ

دید شاستری نبی شنکر گووندجی جام نگر کاٹھیاواڑ
(ایجنٹ محمد حنیفہ کوچوک لکھنؤ)

شاعری جزویست از پیغمبری
لکھنؤ کے مشہور شاعر الکلام خوشگو شیوہ بیان شاعر شباب سیار چھپا رشید مرحوم کے حالات زندگی مع تصویر قلمی حضرت رشید مع انتخاب مرثیہ و رباعی و قصیدہ و غزل و سلام وغیرہ مولفہ سیدا آقا اشہر لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک رکن تھے یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر عمدہ خط میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے اصناف سخن کے مختلف نمونے اس میں موجود ہیں دب اردو کے نازک جلوہ رکھی گئے ہیں
قیمت ۱۲ علاوہ محصول

المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس
حبوب لقمانی
ایک گولی کھانے کے ایک ہی گھنٹہ بعد قوت ....اور مساک میں اس غضب کی ترقی پیدا ہوتی ہے کہ بیچینی ہوتی ہے لطف صحبت تو گھنٹوں رہتا ہے۔ مزہ یہ ہے کہ اگر کمزور بھی ہونگے تو کسی طرح کی تکان نہ معلوم ہوگی بلکہ دم بدم ..... میں اضافہ ہوتا رہیگا جب تک ترشی نہ کھینگے فراغت نہ ہوگی بعد فراغ ایک گولی کھالیں تو کمزوری او تکان رفع ہوکر طبیعت پھر تازہ ہو جائے گی او پھر دوبارہ قوت پیدا کردیگی ہر مرتبہ پہلی ہی قوت ہوگی فی درجن عہ تین درجن چار روپیہ۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہ ہو قیمت واپس
روغن لقمانی
یہ روغن نہایت مقدر ہے ایک ہی قطرہ ... پر لگا کر

... وہ مزہ وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دنیا و ما فیہا کی خبر نہیں رہتی معشوقہ سو جان سے فریفتہ ہو جاتی ہے زن و شوہر کے تعلقات کو حقیقی معنوں میں عشق کے درجہ تک پہونچاتا ہے بوجہ زیادتی لطف عاشق و معشوق نشہ شباب میں چور ہو کر تھوڑی دیر کے لیے مست اور بیہوش ہو جاتے ہیں اگر آپ نے ابتک استعمال نہیں کیا تو گویا دنیا میں آپ نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ محصول ۶ اگر کوئی دوا حسب تحریر ثابت نہونے پر واپسی قیمت کی شرط۔

منیجر دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

علمی خزانہ
ہم نے نہایت کوشش سے کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے جو کتابیں شائقین کو کہیں دستیاب نہ ہوتی ہوں وہ ہماری ایجنسی سے طلب کریں علمی کتب کا بھی کافی سٹاک موجود ہے اس کے علاوہ ہمارے ذریعہ سے لکھنؤ کے مشہور اشیاء مثلاً چکن۔ شال۔ تنباکو زردہ عطریات بکفایت روانہ کیے جاتے ہیں۔ فہرست طلب کیجیے مفت روانہ ہوگی۔

المشتہر
ینگ مین جنرل ایجنسی
دلدار منزل چوک لکھنؤ

جلد ۱۱ نمبر ۲۶
مضامین غیر
پنجشنبہ ۸ جولائی ۱۹۲۶ء

غزل

از خامۂ جناب منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

وحشت میں ہر اک نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے
کچھ تجھ کو خبر بھی ہے دیکھ آئینہ میں صورت
وہ ترچھی نظر والے بھینگا نظر آتا ہے
باز آئے محبت سے اے عشق خدا حافظ
الفت میں جسے دیکھو اندھا نظر آتا ہے
داڑھی کو تری واعظ سب دیکھ کے کہتے ہیں
وہ قصر تقدس کا چھجا نظر آتا ہے
مجنوں تو ہے سودائی سمجھا ہے اُسے لیلیٰ
محمل میں جو کچھ کالا کالا نظر آتا ہے
اس مزرعِ دنیا میں اوروں کے ڈرانے کو
واعظ تو ہمیں خالی دھوکا نظر آتا ہے
دیتے گاندھیؔ کی کہتے ہو جسے بت مسلمانوں
اسلام کے ماتھے پر قشقہ نظر آتا ہے
سوراج کے چکر میں رہتے تھے جو سرگرداں
اُن لوگوں کو اب خالی چرخا نظر آتا ہے
چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیروں شو
چل دور ظریفؔ اب تو بوڑھا نظر آتا ہے

اپنی اپنی سمجھ

بنگالیوں میں سب وصف ہوتے ہیں مگر حاضر جوابی میں انھیں کوئی شہرت حاصل نہیں۔ جس شخص نے یہ قصہ سُنا ہے وہ انکی حاضر جوابی کا ضرور مداح ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے ایک سپاہی نوکر رکھا اور اسکو ڈھال اور تلوار دے کر پھاٹک کی نگرانی کے واسطے مقرر کیا۔ ایک چور نے آکر سپاہی کو بھگا دیا۔ صبح مالک نے سپاہی سے جواب طلب کیا۔ جواب میں سپاہی نے کہا کہ حضور میرے ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے میں ڈھال میں لڑ کس طرح سکتا تھا؟

افسوس بیچارے کے دونوں ہاتھ پہلے سے پھانس دیے گئے تھے۔

ایک مرتبہ اسمبلی میں بابو بپن چندر پال یہ کہہ رہے تھے کہ انقلابی بلوے تمام دُنیا میں معمولی حیثیت کے آدمیوں کے ورغلانے سے اور غریبوں کے اتحاد سے ہوئے ہیں۔ اسپر کسی دوسرے ممبر نے کہا کہ آپ بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ ایک تیسرے صاحب نے کہا کہ ہاں۔ ایسا کرتے کرتے کئی مرتبہ آپ جیل بھی ہو آئے ہیں۔ بابو بپن چندر نے جواب میں کہا، بلا شک مگر اسوقت جیل جیل تھا آجکل کی طرح سسرال نہیں تھا۔

شاید اسی وجہ سے اب بابو صاحب نے جیل جانا بند کر دیا ہے۔ اور ٹھیک بھی ہے۔ کہیں لوگ سسرال جلدی جلدی جایا کرتے ہیں؟

دُنیا میں دو طرح کے شادی کیے ہوئے آدمی پائے جاتے ہیں ایک تو وہ جو گھبرا کر شادی کر لیتے ہیں اور دوسرے وہ جو شادی کرکے گھبراتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ حشر دونوں کا کیسا ہوتا ہے؟

یہ آنکھ دیکھی بات ہے کہ ایک دیہاتی جیپور گیا۔ راجہ کی سواری جاتی تھی۔ انکے پیچھے کچھ فاصلہ پر چار سوار بھی اپنے گھوڑے دوڑائے لیے جاتے تھے۔ چار روز بعد پھر سواری اسی طرح جاتی ہوئی دیکھنے میں آئی۔ اس سے وہ دیہاتی گھبرا گیا اور بولا "ارے باپ رے چار روز ہوئے گئے اور یہ لوگ ابھی تک گاڑی کا انجن پکڑ پائیں!"

ایک روز دو آدمی آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔ ایک نے کہا "کیوں بھائی اسکی کیا وجہ ہے کہ حبشی خودکشی نہیں کرتے؟"

"ارے تم اتنا بھی نہیں جانتے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب دوسرے لوگ بحالت پریشانی سوچتے ہیں تو خودکشی کر لیتے ہیں۔ مگر جب حبشی سوچنے لگتا ہے تو اسکو نیند آجاتی ہے اور وہ سو جاتا ہے"

ایک کاہل سفر میں نکلا۔ راستہ میں جگہ جگہ رک رک کر آگے بڑھتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک کوئیں میں گر پڑا۔ جب غوطہ کھا چکا اور ہوش آیا تب کہا "خیر ایک دن یہیں قیام کریں گے"

"بیکن"

گرمی کی گرما گرمی

گرمی کے استعارہ پہ پسینا نکلا
اس طرح جینے کا مہینا نکلا
دن رات میں اک وقت بھی پایا نہیں چین
یہ موسم گرما تو کمینا نکلا

۲

گرمی نے کر دیا ہے سینے کو کباب
ہر وقت رہا کرتا ہوں از حد بیتاب
رکھتا ہوں برسے سامنے جھجھر دو چار
کہنے لگے لوگ مجھ کو جھجھر کا نواب

۳

گرمی سے بن رہا ہے پانی سب بھاپ
پڑتی ہے ہر ایک سر پہ اسکی گنتاپ
کپڑے سب اتار کر لنگوٹا باندھا
ننگوں میں لکھا رہے ہیں نام اب ہم آپ

۴

گرمی سے بدل گئی ہماری خلقت
بیچارگی سے ہو گئی بیکاری طاقت
کی مرنے تہر کی نگہہ جانب
گرمی ہے قیامت کی بیکاری

بقا

تھی زیر ہوئی زبر یہ گرمی نٹ کھٹ
پنکھا ہے ہاتھ میں بری نوبت ہے
پیش آتی ہے دیکھیں کیسی حالت اٹ سٹ
کھوئے ہیں ہندا ور ہے گیا لٹ پٹ

۶

سارے عالم کو کیوں نچاتی ہے عبث
بے ظلم کی عمر حسن سے کوتاہ و بہت
گرمی ہم سب کی جان کھاتی ہے عبث
ہم سب کو جو اطلاع ستاتی ہے عبث

"ندیم"

کمیچہ

(از مفلس فرنگی مآب ۔ اپ ٹو ڈیٹ شاعر زبان انکوائیریات ہندوستانی)

تھی سیرو ویر تھاٹ میں کوئی ابزرو نہیں
عاشق تو نا سنفس ہے کوئی ڈیر نہیں

بریزان ہے واٹ کس پہ آخر کو جاں دیں
دس بیلو ڈ ہمارا ہے کوئی مرڈر نہیں

کس ریزن سے ناؤ پیل پر اؤڈی کا جام ہے
جبکہ پیپر حضور کے اتنی ڈیر نہیں

برشنگی سے نیٹے کی وی آر مضطرب
وہ ونین کوئسا ہے جو دل کے اپر نہیں

دسکی ہے کارن ہے میاہے آل تھنگز
افسوس ہے لونٹ وہ میرے نیر نہیں

لاک پوائنٹ اوٹ یہ کرتی ہے ورلڈ میں
عاشق وہ ریئلی نہیں جو کانکر نہیں

کیوں ایجیٹیشن آج زمانے میں ہے بپا
اس لوکا ورلڈ بھر میں کوئی سرکلر نہیں

بیمار غم کی ٹنگ پہ یہ آل ورڈ ہے
مجھ ڈیتھ رسیدہ شخص کی کوئی ڈاکٹر نہیں

پکچر دکھی ہے اس بت عیار کی وہیر
اس آئینہ کا کیس نہیں ہے کور نہیں

ٹکرا رہے ہیں سر کو محبت کی لین میں
اب تو سوائے گاڈ کے کوئی اونر نہیں

یہاں دے کوئی دو بیکٹ ہوں دکمپیچ
مفلس بھی بینڈ ہے کوئی کانکر نہیں

حضرت آپ کے تخلص سے خدا بچائے۔ ہم تو اس شاعری میں اور ادقات میں کوئی فرق نہیں سمجھتے مگر خاطر ہے ۔ اور آخری خاطر ہے ۔ نقد

دل

نمبر ۲

(بسلسلہ ۱۷ جون ۱۹۲۶ء)

(۲۳) میاں عسکری اپنی چربانک حقانہ جپو کری کے سامنے بعض مسائل پر فلسفی سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ محبت فطری ہے یا غیر فطری مسئلہ معلوم و پیش از پا افتادہ ہے۔ ہم لوگ فطری محبت اس محبت کو کہتے ہیں جو خون کی شرکت کے باعث پیدا ہو۔ مگر افسانہ نگار صاحب کی مراد بظاہر یہ ہے کہ وہ قوت جو ایک فرد کو دوسری فرد کے ساتھ مرتبط و مانوس کر دیتی ہے وہ فطری ہے یا نہیں داخل فی الذات ہے یا زائد بر ذات۔ شارق صاحب جواب دیتے ہیں کہ محبت کے فطری ہونے میں کسی کو کیا کلام ہو سکتا ہے لیکن اس موقع پر پہونچ کر ضرورۃً محبت کو چند قسموں پر تقسیم کرنا پڑے گا یعنے ایک محبت تو وہ جو انسانوں کے مابین ہوتی ہے اور ایک محبت وہ جو خدا کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ انسانوں کے مابین جو محبت ہوتی ہے اس میں روحانیت کس حد تک ہے "

جواب پہلے ہی جملہ میں ختم ہو گیا مگر محبت کے اقسام واقعی منطقی ہیں اور اس قابل ہیں کہ انہیں اردو میں ایک حسین اضافہ کا لقب دیا جائے باعتبار اس منطقی تقسیم کے محبت کے اقسام جمیع موجودات آسمانی و ارضی کی تعداد کے لگ بھگ ہو گئے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک محبت وہ ہوتی ہے جو انسان کو اپنی کتیا کے ساتھ ہوتی ہے ایک محبت وہ ہوتی ہے جو انسان کو گھڑی کے ساتھ ہوتی ہے ایک محبت وہ ہے جو انسان کو اپنی ٹوٹی چارپائی کے ساتھ ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس نسبت دیتے چلے جائیے اور انتساب کے ساتھ ہی شمار کرتے جائیے اگر آپ گنتے گنتے تھک نہ جائیے تو ہمارا ذمہ۔ مسٹر شارق کا آخری رقع دخل تو ماشاء اللہ بلاغت کی ٹوکریاں اور کراچیاں انڈیل رہا ہے۔ نہیں معلوم جس روحانیت کا بیان تذکرہ ہے وہ کیا چیز ہے اور خواہ مخواہ محبت کو بیچ سے ہٹا کے خود کیوں بچا نہ پڑی۔

(۲۴) عسکری نے جو بقول مضمون نگار اپنی ادیب لڑکی کی صحبت میں شارق سے کو گفتگو ہونا چاہتا تھا۔ جان بوجھ کے محبت کا ذکر چھیڑا اور جوان صد ضروری کے سامنے چھیڑا تو اور دالے دل کے اضطراب نے یہ سوال کروایا:۔

"آپ اسکے قائل ہیں یا نہیں کہ انسان میں جذبہ روحانیت موجود ہے"

جہل مرکب پر مبتلا عاشق نے جواب دیا "اس سے مجھے انکار ہے کہ انسان میں یہ جذبہ اور روحانیت ہے ۔۔۔۔۔۔ بہر کیف اس کا تو میں قائل ہوں کہ محبت فطری ہے لیکن یہاں بھی میں ایک تقسیم کرنا چاہتا ہوں یعنی مرد کی محبت فطری نہیں ہوتی کیونکہ وہ ایک جذبہ کے تحت میں آ کر محبت کو چاہتا ہے لیکن عورت کی محبت قطعی فطری ہوتی ہے کیونکہ وہ صرف محبت کرنا چاہتی ہے"

رنگیلی صاحبزادی کے بے حیا اباجان فرمانے لگے کہ "تسکین تو ہوتی ہے" پھر لن ترانی کی صدا بلند کی اور عاشق نے معشوقہ کو ٹکٹکی سے دیکھ کے رجز خوانی شروع کر دی "محبت تو عجیب چیز ہے محبت تو فردوسی آبشاروں کی جھنکار" رجز طولانی ہے۔ کہیں ناظرین اودھ پنچ کی طبیعت ایسی جہالت بھری تقریر سے اکتا نہ جائے۔ اسلئے ہم اسے نقل نہیں کرتے۔ بس سمجھ لیجیے کہ جہان و سلے کی بانی اس بیہودہ تقریر پر ہزار جان صدقے۔ محبت تو شل شل کی شکشکا ہے تو سرفرازیاں کی کھنکار ہے تو نغمہ بہار کی رفتار ہے تو قلب کی کھنکار ہے۔ تو خشکار ہے تو تنکار ہے تو کالا آزار ہے تو خدا کی مار ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۲۵) شارق صاحب فرماتے ہیں کہ انسان آج بھی مکمل نہیں ہے مجھے اسوقت ایک عجمی ملک الشعراء کا شعر یاد آتا ہے، اسکے کلام میں ایسے محاکات بے حد پائے جاتے ہیں اور مجھے تو وہ شخص نفسیات کا بادشاہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے "ابھی حشر تک میری تکمیل میں روحیں صرف ہونگی کیونکہ میں تو عالم ایجاد کا ایک نقش ہوں ناتمام"

اگر یہ شعر کسی عجمی ملک الشعراء کا ہے تو شعر کی جان کی قسم اس سے زیادہ بیہودہ شعر دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں روحوں کا ایک جسم میں گھس جانا کوئی عمدہ خیال نہیں ہے۔ ایسا جسم چڑیا گھر کی بھیجی یا کسی مسان کا بیتال

ہوگا۔ روح کا ترقی کرتے کرتے لطیف سے لطیف تر ہونا یا ناقص سے کامل ہو جانا تو خیر امکانی صورت رکھتا ہے لیکن تمام ارواح کا جسم واحد بغرض تکمیل نقش ناتمام ایک نامعقول خیال ہے جو ہر ایک سائیکالوجی کی عقل میں سما نہیں سکتا۔ کمبخت نقش نہ ہوا کسی پیشہ ور زن بازاری کا پیٹ ہو گیا جو اپنی تکوین میں ہزاروں کی سعی مشترک کا منت گذار ہے۔

لیکن اگر یہ شعر جس کی نثر اوپر بیان ہوئی کسی ناتمام شاعر کا ہے تو "بحضور رضا لقہ ندارد" انھیں اختیار ہے جو چاہیں فرمائیں مگر وہ عجمی نہیں معلوم ہوتے وہ تو اُردو میں شعر گوئی کا دعویٰ کرتے ہیں "صرف ہونگی سیکڑوں روحیں مری تکمیل میں میں تو نقش ناتمام عالم ایجاد ہوں"

(۲۶) شارق کہتا ہے "یا اخی العرب اسکا یہ نظریہ کہ ابھی تک کوئی انسان مکمل پیدا نہیں ہوا کس درجہ بلند ہے"

پھر وہی جہالت۔ شاعر اپنے نفس کا نقصان ظاہر کرتا ہے، اور شارق تمام انسانوں کو اسی جاہل عجمی ملک الشعراء پر قیاس کرتا ہے کوئی پوچھے "نقص پیدائش کا اعتراض خالق پر ہے یا مخلوق پر؟" کیا "احسن صورت احسن تقویم" صاحب "نفس مطمئنہ" ہونے کا اظہار جو خالق کی طرف سے ہوا ہے وہ باطل ہے؟ دیکھا آپ نے اُردو کا حسین اضافہ؟

(۲۷) عسکری ہے تو پھر وہ کفریات بکتا ہے: "بنظر عقیدہ اسلام مسلمانوں کا رسول تو انسان کامل تھا" میاں شارق جواب میں یوں لیاقت بگھارتے ہیں "قابل پرستش سید ابجار (یہ تخاطب ابن سعود کا خوشگام ہے) مسلمانوں کے رسول کی شخصیت انسانیت سے بلند تر تھی۔"

دیکھا آپ نے رسول خود فرماتا ہے "انا بشر" خدا کہتا ہے تو میرا برگزیدہ رسول اور بندہ ہے مگر آپ اسکو انسانیت سے خارج کرتے ہیں "اشرف المخلوقات" کے ذیل میں رہنے نہیں دیتے "کرمنا بنی آدم" کے سایہ میں آنے کے روادار نہیں۔ یہ تو اُردو میں نہیں کلام الٰہی میں (معاذ اللہ) ایک حسین اضافہ ہے۔ خدا تباہ کرے ان بیہودہ خیالات کو یہ مدح رسول ہے یا ہجو۔ اسے حضرت مخلوقات میں انسان و انسانیت سے بلند تر کوئی مخلوق نہیں۔ انسانوں میں مقابلہ رسول انبیا شرافت و سعادت کوئی مکمل فرد نہیں۔ یہی سچی بات ہے۔

(۲۸) تقدس کے متعلق بے سرو پا تقریر شارق صاحب شروع کرتے ہیں یہ ایک حسین لفظ کا اضافہ ادب اُردو میں فرماتے ہیں جسکا نام ہے "نوزہنیت"

(۲۹) فرماتے ہیں ایکسہ روح فرسا انتشار پھیل گیا تھا۔ یہ بھی اضافہ ہے۔ انتشار کا پھیلنا واقعی کمال



"دیکھ کیا کرتا ہے؟

بکرے اور بندر کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سکھاتا ہوں۔ بکرا تو میری طرح کھڑا ہونا سیکھ گیا۔ بندر بکرے سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے"

فصاحت ہے۔

(۲۹) ناعمہ کی فکر شروع ہوتی ہے۔

"محبوب حرم کی کبوتری تو خوں قسمت کی رگوں میں دوڑیگا"

یہ پہلا مصرعہ ہے۔ غور فرمائیے قسمت شروع ہوتی ہے اور قسمت اس شاعری یا کبوتری کے ساتھ منسوب کی جاتی ہے۔ یہ کبوتری اور نامہ دونوں میں ایک حسین اضافہ ہے۔ اور جو کچھ بھی اسمیں شامل ہے پڑھنے والا ودو دوڑا کہ اے کبوتری "تیری بغل میں ایک پتھر پیدا ہوگا"

(۳۰) تیسرے شعر کا آخری حصہ یہ ہے۔

"اور دیکھ دین کہیں اس گلی میں خدا بھی تیری خوش قسمتی پہ جس رہا ہے"

یہ شعر بالکل اگر وحی ہے تو کیا کہنا۔ خدا بھی تو اس میں آ گیا۔

(۳۱) "ناعمہ خاموش ہو جاؤ" شارق نے ایک ساتھ (علیحدہ نہیں) دو کر زور سے کہا۔ تمہیں اتنا اچھا شعر کہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ کہکر وہ رقص کرنے لگا اُسے اپنی قطعی خبر نہ رہی اُس نے لباس چاک کر دیا۔ وہاں پاگلوں کے بجھنے کے لیے یہ شعر کہا گیا تھا۔ یہی خوب کہا اور داد بھی خوب دی۔ "کالی گھٹا کے کالے پھلنے سے" پھر اس بھی چاک ہوا مگر تفصیل نہیں ہے کہ لنگوٹی یا شلوار کا حشر کیا ہوا۔ راوی صادق کا بیان ہے کہ شارق نے فرش بھی خراب کر دیا تھا۔

(۳۲) شارق کو جب غش سے افاقہ ہوا تو ناعمہ کے حکم سے ایک اور اُدائی چھوکری شراب مہوشی کے واسطے خادق کی خوابگاہ میں گئی۔ شارق نے اُسکا ہاتھ پکڑا عرفاً کہتی ہے "دل تو چاہتا تھا کہ میں اسوقت ناعمہ بن جاؤں مگر میں شرما گئی۔" یہ جملہ عورت کی صنعیات میں ایک حسین اضافہ ہے۔ خدا جانے شرم نہ آتی تو کیا کر بیٹھتی۔

(۳۳) بانصت السرور شارق صاحب کی اصلیت میں حسین اضافہ۔ اور افسانہ نگار کی عرفیت کا لطیف لطافہ۔

(۳۴) ناعمہ کے پاؤں کی کیفیت شارق کے اشکوں سے بہت بھیگی ہوئی تھی۔ یعنے سیلان رطوبت کا مرض پاؤں ویسے کو بھی مرض ہو گیا۔ یہ بھی حسین اضافہ۔

(۳۵) آنسوؤں کی قدر و حسین اضافہ ہے اور اگر زیادہ صفائی کرنے کی ضرورت ہو تو یوں بھی کہہ سکتے ہیں "اے ساحل کا اسہال ہوگی۔"

(۳۶) "زمین شق ہوئی اور شارق اُسمیں سما گیا" ناعمہ نے اُسکا تعاقب کرنا چاہا مگر اُسے پکڑ لیا گیا۔ یوں کہتے تو زیادہ موزوں ہوتا کہ وہ پکڑ کے رکھی پچھاڑی

(۳۷) "ناعمہ اور شارق کے جسم کا وصل ہو جائے" اگر جسم کا وصل ہو کے پیٹ رہ جاتا تو اس سے کیا پیدا ہوتا؟ خشخا؟

(۳۸) "جب ناعمہ جذبات عروسیت میں قطعی ڈوب گئی تو عسکری (جو عروس ہے) نے کہا۔

"وہ تو بے حد نازک گلی ہے۔ جب بھی پھیجی جائے کی احتیاط سے۔ ان کلمات سے بہتر بلبل بھی نہیں کہہ سکتا۔ وہ تو مال کا مول یوں کرتا۔ "بس جسم کے پیٹ میں نقطہ ہے۔ آپ روئی کی کشتی معلوم نہیں کس پھول نبی یا کمس کے رہ گئی۔

(۳۹) والد مکرم ناعمہ بزم شادی میں فرماتے ہیں "شارق میرے باغ کی بھی باغبانی کریگا" یعنے دیتے لگا ۔۔۔ کا۔ سینچے گا تحریزی کرے گا۔ یہ غیرت داری میں ایک حسین اضافہ ہے۔

قصے کے اخلاقی ذمائم ابھی باقی ہیں اگر تقاضا ہوا تو ہم مفصل کہیں گے۔ خاتمۂ کلام پر ہم ایک نصیحت کرنا چاہتے ہیں کہ نا تجربہ کاروں کے واسطے یہ قصے سم قاتل اور شیطان سے زیادہ مضر ہیں۔

پاگل ہو جانے کی منچ انکے کانوں تک نہ پہنچے تو اچھا ہے خصوصاً پردہ نشین، لڑکیاں اگر اس قسم کی گل شاعری کے ایر پھیر میں آ گئیں تو سمجھ لیجیے کہ گھر میں اور پاگل خانے یا شراب خانے یا چکلے میں کوئی فرق نہ رہے گا۔ "یقیں"۔ کسی کے بستر میں سونا اچھا دکھائی دے گا۔ کسی کے شعر میں موسیقی کا چین بھرا معلوم ہوگا۔ کسی کی نگاہ میں گداز شفق کی اندر سبھا نظر آئیگی۔ یہ سب نفس شوم کو ابھارنے اور فساد کے راہ پر لگانے کے ذریعے ہیں۔ نا تجربہ کاروں کا خالی الذہن ہونا اور انکا معاش سے مستغنی ہونا ان فضول اور ایک بہنوں کو سدا بہار باغ بنا دیتا ہے اور وہ غیر واقعی باتوں کو حقیقت سمجھ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں جوانی کا پردہ اصلیت سے حایل رکھتا ہے۔ ٹھنڈی سانسیں بھرنے کی عادت پڑتی ہے۔ پھر بے کروٹیں بدلتے تکیہ زانو میں دبانے اور بدخواب ہونے کا مرض اس جنون میں پختگی اور شورش پیدا کرتا ہے۔

ان بد اخلاقیوں کے علاوہ زبان اردو کو جو ضرر پہنچتا ہے اُسکا رونا تو مضمون خواہیں ہی سے ہے۔ اس مضمون میں ہمارے مخاطب صحیح صاحبانِ غیرت و حکمت ہیں۔ اگر انھوں نے ان آفتوں کا سد باب نہ کیا۔ تو ہم مجبور ہیں۔ والسلام

راقم

اوبار الرسائل والمجلات

پنچ رل خدا۔ خدا رل پنچ

گوں گیرے گرو کے بوالہوس چیلے

(ایک فرضی گورنری تیاسس ڈرامہ)

تمہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۲۶ء

چوتھا سین

"گرو جی اسپیچ دیتے ہیں"

حضرات! اینجانب نے ان تمام شکایات پر غور کیا ہے جو بد قسمتی سے آپ کو ایک دوسرے کے مقابلے میں پیدا ہو گئی ہیں۔ ایک مستقل اور قابل گورنمنٹ اپنے اس فرض کو فراموش نہیں کر سکتی کہ امن عام کو قائم و بحال رکھے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جب کبھی ضرورت وقت یا پیش بینی کی راہ سے کوئی قانون بنایا گیا اور نفوذ کے لیے پیش کیا گیا تو اس پر اعتراض کیا گیا کہ یہ جبر و ظلم پر مبنی ہے حالانکہ انصاف اسی کا مقتضی تھا کہ ایسے قوانین وقت بر وقت کے لیے تیار رکھے جائیں اور اُن کا استعمال اُسی طرح احتیاط کے ساتھ کیا جائے جس طرح کوئی ہوشیار ڈاکٹر مریض کو زہر کا استعمال کراتا ہے۔ مجھے یہ دیکھکر نہایت افسوس ہوا کہ آج



بندر کے نچانے میں کہو کیا ہے بُرائی

سعد ‘‘حضرت! یہ بندر تو آپ سے کچھ ناراض معلوم ہوتا ہے’’

جان بل ‘‘وہ ناراض ہو یا راضی۔ مگر مُنھ نوچ لینے میں استاد ہوگیا ہے۔ سمجھے؟’’ (بقول مجلس معلم)

حضرات باہم اعتبار نہیں رکھتے۔ ہمارے کانوں تک یہ آوازیں پہونچی ہیں کہ مسلمان پولیس پر ہندو مطمئن نہیں ہیں اور ہندو پولیس پر مسلمان بھروسا نہیں رکھتے۔ ایسی حالت میں گو دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں تاہم گورنمنٹ مایوس نہیں ہے۔ ہندوستان کے لیے ایک شاندار مستقبل پہلے ہی سے مقدر ہو چکا ہے مگر یہ جب ہی ممکن ہے کہ آپ گورنمنٹ کے ساتھ عملاً اشتراک فرمائیں حکام کو بے امنی کے انسداد میں مدد دیں۔ حضرات! یہ روز بد آپ کو اپنے خود غرض لیڈروں کی بدولت دیکھنا نصیب ہوا ہے جو عموماً آپ کو گمراہ کرتے رہتے ہیں یاد رہے کہ ہندوستان کی بہبود محض حکومت کے ساتھ اشتراک عمل پر منحصر ہے۔ لڑائی بھڑائی اور دیگر مناقشات علامت جہالت ہیں۔ بمثل مشہور ہے ؎

مرغ سر بریدہ بانگ نمی دہد

ترقی کا پہلا قدم حقوق کا ادراک و احساس ہے دوسرا قدم طلب و تقاضا ہے تیسرا قدم آویزش ہے چوتھا قدم گرمئی خون ہماں سنگ پانچواں قدم ناک کٹی مبارک کان کٹے سلامت مگر ان قدموں کو آئینی طریقے سے اٹھانا چاہیے۔ ہمیں بدمعاشوں اور پیشہ ور ڈاکوؤں یا کمینگاہ میں بیٹھے ہوئے منتظر وقت لٹیروں کے واسطے راہیں کشادہ کرنے کے وسائل سے احتراز لازم ہے۔ تکمیل استحکام قوم کے حقوق وطنی کی حفاظت بھی لازم ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف مذاہب اور مختلف دستور ہوں جھگڑے بکھیڑے کا ہر وقت امکان ہے۔ اور اس بکھیڑے کا استیصال بجز قانون کے اور کوئی چیز نہیں کر سکتی۔ قانون کی عزت کیجیے پھر آپ خود ہی محسوس فرمائیے گا کہ انصاف کوئی دشوار مرحلہ نہیں ہے جو طے نہ ہو جائے۔

آپ گورنمنٹ کو آیۂ رحمت و عدل سمجھیے۔ کون سی بیماری ہے جس کی دوا اس کے پاس نہیں لا علاج بیماری صرف ایک ہے جسے ہم اپنی زبان میں "وہمی بیماری" کہتے ہیں اس کا علاج تو ہے مگر کوئی مریض علاج پر اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک فریق مقابل کے ہاتھوں چند بار پا بال خوردہ نہ ہو جائے۔ آپ خود ہی انصاف کیجیے کہ اگر ایسی حالت میں دادرسی کی جائے تو وہیں سے ایک ضرور نکل بھاگے گا حالانکہ ہم نے ہمیشہ منشائے نزاع پر سزا دہی سے اجتناب کیا ہے۔ ہم کبھی یہ نہیں دیکھتے کہ عقیدہ کس کا مضبوط اور کس کا بودا ہے ہم صرف چندیا ٹٹولتے ہیں کہ کسقدر مضبوط ہے پھر ایک قانون کے مطابق کبھی بافرخ شکستہ کو اور کبھی سرشکن کو سزا دیتے ہیں یعنی قانون مصلحت و معدلت جسے قابل سزا ٹھہرائے اُسی کو سزا بھگتنی پڑتی ہے ؎

کہ داروئے تلخ است دفع مرض

بات یہ ہے کہ کھوپڑی کا بودا پن بھی جرم ہے اور کھوپڑی توڑنا بھی جرم ہے۔ اگر کھوپڑیاں اور لاٹھیاں آپس میں صلح کر لیں تو بہت مناسب ہوگا نزاع مرتفع ہو سکتی ہے بشرطیکہ لاٹھی بھی پابند قانون رہے اور سر بھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لاٹھیاں اور سر دونوں اسی قانون کی طرف نگاہ التجا سے دیکھ رہے ہیں جسے چند سال اُسے توڑنے کی فکر میں مشغول تھے۔ ان کا دعوے تھا کہ ہم کچہریوں کو معطل، حکام کو دست پاچہ، عمال کو بیکار، پولیس کو [illegible] کر دینگے۔ الحمد للہ کہ اب سروں نے بھی انکی ضرورت تسلیم کر لی ہے اور لاٹھیوں نے بھی یہ اعتراضات مسلسل جاری ہیں کہ فلاں مقام پر پولیس کم تھی فلاں حاکم نے سزا دہی میں کوتاہی کی فلاں فیصلہ غلط ہوا فلاں مقام پر ایک یورپین مجسٹریٹ ہونا چاہیے ورنہ انصاف نہ ہو سکے گا۔

یہ اعتراضات نہایت مبارک ہیں اور امید ہے کہ آپ حضرات جلد تر اس امر کو تسلیم کر لینگے کہ اگر برٹش حکومت ہندوستان میں نہ ہوتی تو آج یہاں کی زمین زلزلے کے جھولے میں جھولتی ہوتی۔

ایہا الناس! حالات امید افزا ہے ترک اشتراک و تعاون کا گلدستہ خود انھیں کے ہاتھ میں مرجھا گیا ہے جنھوں نے اسے مرتب کیا تھا۔ تعاون کی مختلف قسمیں کر رکھی ہیں۔ جاہلی تعاون، انتقامی تعاون، خانگی تعاون، تجارتی تعاون اور یہ سب اپنے معانی میں درست و صحیح ہیں۔ حکومت امن و آسائش بحال کرنے میں پوری کوشش کرے گی یہ درست دفعہ ۱۴۴ کہ درحقیقت نظیر اکبر آبادی والا لکڑی کا بچہ ہے جسے کسی آوارہ مزاج بچہ باز نے وقت بے وقت کے لیے لگا رکھا تھا نافذ کی جاتی ہے۔ اس کے نام سے کوئی شخص کبھی بھی ازار بند میں باندھ کے نہ نکلے۔ لکڑی کے نام سے خلال کا تنکا بھی کوئی لے کے باہر نکلا تو چھین لیا جائے گا۔ شب کو دس بجے کے بعد چاہے کسی جاں بلب خدا گنج سدھارنے والے مریض کے واسطے دوا کی ضرورت ہو مگر گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ بغیر اجازت اگر جنازے کے ساتھ بھی پانچ آدمیوں سے زیادہ سڑک پر کھنچ دیکھے جائینگے تو قانون ان مجرموں کو جنازے کا صحیح قائم مقام بنا دے گا۔ براتوں میں نوشہ و دولھن دولہا کے سوا بھیڑ بھڑکا دھوم دھڑکا موقوف، تخلیہ کا عمل دخل۔ بکرے کے ذبح کرنے کا قانونی حق مسلمانوں کو حاصل ہے مگر فساد کی وجہ سے جہاں ہم کہیں وہاں ذبح کرو۔ باجا بجانے کا قدرتی و مذہبی حق ہندوؤں کو حاصل ہے مگر جہاں ہم اجازت دیں وہاں بجے۔

اختتام کلام پر اینجانب ذی فہم اشخاص کے لیے چند اشارات کرتے ہیں۔ اس ہنگامہ آرائی کو [illegible] جامہ چڑھاتے رہتے ہیں لہٰذا انھیں لازم ہے کہ اشہب قلم کے منھ میں عار و ادب کا دہانہ چڑھائیں تاکہ موقع بے موقع کلول طرارے شیہہ گدھی سے باز رہے۔

فساد کی آگ پر رال چھڑکنے کا فرض خود غرض مقرر بھی ادا کر رہے ہیں انھیں چاہیے کہ منہ و دہن میں قفل لگائیں۔ چونچ بند رکھیں۔

بعض منچلوں نے آواز بلند کی ہے کہ ایسے آشوب کے زمانہ میں انھیں پستول بندوق رکھنے کی عام اجازت دیجائے۔ یعنے وہ وحشی درندے بننا چاہتے ہیں جنھیں خونریز پنجوں اور تیز دانتوں کی ضرورت ہے ایک متمدن اور شائستہ

سلطنت میں ورزمگی کے ہتھیاروں سے ہر وقت لیس رہنا نہایت مضحک ہے انھیں لازم ہے کہ حقوق کی بحث آئینی طریقے سے کریں آئینی طریقہ خصوصاً اس فساد کے زمانہ میں بالکل ناموزوں ہے۔

ہمارا ناس آخر میں (ہجاب پھر استدعا کرتے ہیں کہ اصلاحات کی سربراہی کیجیے اصلاحات کو کامیاب بنائیے ہمارا راہ تو بتا یئے - ہم حق آگاہ ہیں - ہم نے ہمیشہ امن وصلح قائم رکھنے کی فکر کی ہے - کوئی سلطنت اسوقت تک سرسبز نہیں ہوسکتی جبتک رعایا اور حکام اسکی سرسبزی میں مشترک سعی نہ کریں -

آلیس کا اعتقاد تو خیر - ہم پر اعتماد کیجیے تو بیڑا پار ہے وستقبل اپنا شاندار پرچم کھوے ٹھاٹ دکھا رہا ہے - دل نے جلانے سے ترک تعلق کیجیے اسلیے کہ اسکی اجازت نہ ہم نے کبھی دی تھی نہ آج دیتے ہیں - اُن دریدہ دہنوں کے منھ میں خاک جو ہم کو بانی فساد کہتے ہیں - باور نہ ہو تو مسٹر داؤ بہادر سنیا ناس راے سے پوچھیے - خان بہادر گھسو خاں سے دریافت کیجیے - ہم لوگوں کے پاس کوئی دلیل یادست دیز ہمارے بانی فساد ہونے کی نہیں ہے - فساد جو کچھ ہے وہ خود غرض لیڈروں کے فریج میں ہے - جو اپنی ہر دلعزیزی بڑھانے کے واسطے عوام کو مشتعل کرتے ہیں - مذہب کی مشعل ہاتھ میں لی اور جوش کے چھپر میں لگادی چلیے عوام کا مزاج بگڑ گیا -

اب میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور آپ حضرات سے پوچھتا ہوں - کیا آپ حضرات ان خیالات سے متفق ہیں؟ سب باواز بلند:- ہم متفق ہمارا خدا متفق - پولیس بڑھایئے تعزیری پولیس کا خرچ دیجیے مسلمان ہندوؤں کو مار دیں - ہندو سنگٹھنیوں کو مار دیں -

ڈراپ سین

(باقی آئندہ)

مولانا پنچ کا پوسٹ بیگ

ایک صاحب اندور سے لکھتے ہیں -

" راز محبت ودیانت ہوگیا "

مولانا پنچ - موزہ سراگی بھی تمام انتہا پرداز یہی شاعر تر رکھتی ہے - اور باوجود علو مرتبت تنگی آسمان کے صفحے کے صفحے بے تکلف رنگتے چلے جاتے کیا مجال جو قلم رکے یا طبیعت رکے - چنانچہ لطیف الدین احمد اکبرآبادی نے مئی کے رسالہ انتخاب میں ایک سہ سطری " راز محبت " لکھا ہے اسکی ادبیت میں لطافت ہو یا نہو الطیفیت " ضرور ہے - ملاحظہ ہو :-

" تیری آنکھوں کی تبسم خوردگی کسی کا حظ نظر - تیرے لبوں کی اکتسابیں فطرتی کسی کا ذوق دہن ہو مجھے اسکا ملال نہیں -

تیرے کشمیر جمال کی جلوہ آرائیاں دوشیزہ ہوں تیرے شیراز شباب کی لذت سامانیاں اچھوتی ہوں مجھے اسکا غم نہیں -

میں ! آہ ! مجھے تو تیرا غم جیتم غم نشک مطلوب ہے اور بس ! " دیکھا آپ نے غیرت عاشقی نے کیا رنگ بدلا ہے ؟ وہ دن گئے جب کنوارے اور اچھوتے معشوق کی تلاش کی جاتی تھی - اب پرانے مال پر عاشق ہونے کا چلن ہے - مال بھی وہ جسپر اچھا خاصا تصرف ہو چکا ہو - یا رحجہیا و خدا کے لیے وہی جو روؤں کو ان بدنظروں سے بچھڑ - خدا نہ کرے اس قسم کا عشق پیٹ سے پاؤں نکالے اور ہر بی گھر لیسی کے گرد لپیٹے ما لکان غیرت صاحبان شرم کا ہجوم ہو - اور وہ بی صاحب کے غرور کی ہانڈی دماغ میں ایسے دھواں دھار بے معنی الفاظ سے اسٹیم بھرنے لگیں - تو بڑی ہوگی مثلاً :-

" تیرے عارض غضبان " کی قمقمہ درخشانی ہوتی کسی کی بوسہ چاٹ رہے - تیری باچھوں کی قند سیاہ حلاوتی کسی کی اجنبی ہو - میرے کان پر جوں نہ رینگے گی -

تیرے " گنبد عصمت " کی دیواریں ٹوٹ جائیں - تیرے جوبن کی ابھری ہوئی مستانیاں دست غیر کے بیے وقف ہوں - بہشت ابرے جاویدیں ہیں ! آہ مجھے تو تیری جوتیوں کی پھٹ پھٹ پر بنتہائے شفقت تو اپنے شوہر پر غرور کا سر کری لگانی ہے محبوب ہے - اور بس ! "

ترقی کا دور شروع ہوگیا تو نوبت یہاں تک ہو چکی ہے تو جلوت شوہر پا آغوش رقیب میں بے کھٹکے نسیب ہو - وہ ہم تیرے گورے گورے گالوں پر چٹکیاں کھینچے یا مجھ کو نسبت ہے مجھے کچھ پروا نہیں -

وہ میرے مناجات ہیں جس طرح چاہے تجھے بے تکلف استعمال کرے میں متاثر ہونے والا نہیں -

میں ! آہ مجھے اپنی خوابگاہ کی چارپائی کے نیچے پاپس اور خشک چرچوں کی راحت سامعہ حاصل کرنے دے - میں جہاں تک جہاں تک کے دیکھ رہا ہوں سب داقف -

ن - اسعد - بریادی

دوسرے صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

چہرہ نما مصری فارسی رسالہ کا محترم اڈیٹر نمائندہ افغانستان حضرت غلام جیلانی خاں وزیر مختار دولت افغانستان مقیم القرہ سے ملا تھا - جو کہ موتمر حجاز میں شریک ہونے کے لیے عازم حجاز ہیں - وہ تحریر کرتا ہے کہ اکثر وزیر افغانستان اظہار کرد اعلیحضرت امیر امان اللہ غازی بادشاہ افغانستان دستہ اینہا بود و گر دیپ نہ تنہا معقد سے واشد مگر سہولت حجاج ... نیز از طرف امیر غازی بابن سعود نگارش شدہ کہ در احترام مقامات مقدسہ قیام نماید و از طرف ابن سعود جواب رسیدہ کہ تمامی انشا نا تے کہ شدہ از طرف حتبار ساقط است ورین طریقہ حنبلی دادہ بودہ و انچہ را در مزار انتشار میدہند سنت الطریقہ دراصل خلاف واقع است - مجالہ این حیثیت نوات چوں بدیدہ رسید و مستورات خصوصی از طرف اعلیحضرت امیر غازی آنہا را جلد و خواہد رسید -

مطلب یہ ہے کہ اعلیحضرت امیر غازی نے ابن سعود کو احترام مقامات مقدسہ کی فرمائش کی تھی - تو سلطان ابن سعود سلطان حجاز نے جواب دیا کہ احترام مقامات مقدسہ کے خلاف تمام خبریں غلط ہیں ہم بھی حنبلی مذہب ہیں ہمارا طریقہ حنبلی ہے -

اور خلافت حنبلی قسطنطنیہ کے حاجی ایران کو انہدام قبور کے متعلق صحیح خبریں مل چکی ہیں - لہذا یا تو احترام مساجد و مقابر و مشاہد کا یہ طریقہ صحیح ہے کہ ان پر جھاڑو دیجائے یا ان بعض مقامات رفع حاجت و رفع نجاست کے واسطے مخصوص کر دیے جائیں - اس خبر کی سچائی تو چھوڑ دی جائے کہ انہدام مساجد و مشاہد کا ارتکاب کا احتمال نہیں ہوتا اسکے ساتھ اس مسئلہ کا جواب بھی کہ حضرت امام حنبل نے بھی اپنے عہد میں قبر یا وہابی نے یا حنبلی نے کسی نبی یا ولی یا شخص کی جانب منسوب میں انھیں گرانے کا فتویٰ ادا کیا یا نہیں - ماقم طالب حق -

پنچ - مسئلہ ... جیسا تعلق رکھتا ہے اسکا جواب مذہبی ... کے حوالے سے ... احترام کے معنی تو حضرت آپ پہلے شیخ ... سے سمجھیے اسکے بعد آپکو معلوم ہو جائے گا کہ ... مسخ ہوگئے ... مسخ شدہ شکل ہے -

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی بند زادہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی تیزی ..... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ ۸ آنہ طلب فرمائیں ا۲ یوم تک ..... سے پرہیز کریں خواہ مجبور بھی کرے پوری تشفی کے ہمراہ حب مقوی باہ دافع جریان قیمتی ۸ر بالکل مفت روانہ ہوگا پوری تشفی سب ۲۱ یوم بعد محصول ادا کر خاص خریدار ہوگا پوری تشفی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر نازل ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دواخانہ عقل العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ دو پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ یہ امر مبہم رہتا ہے کہ پسند آیا تو دوسری بات ہے مضامین کچھ میں بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ششماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا جائے گا۔ قیمت ششماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دینے پر میعاد ششماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی ہیضہ۔ دمہ۔ پیٹ درد ۔ قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ انفلوئنزا وغیرہ بیماری کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت ۸ر ہر جگہ سب جگہ بکتا ہے

دودھ گنج کیسری پینے والوں کو باطنی کے جڑ سے اکھڑنے والی لاثانی دوا قیمت ۸ر

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی ہیجی دوا قیمت ۱۲ر

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی — سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ الف مرزا اینڈ سنس کچھوا لکھنؤ

دوزخ کا نمونہ

دیکھنا چاہو تو اس گھر میں جاؤ جہاں مرد عورت سے کمزور ہے کوتاہ اور کمزور جسم والوں کے اولاد بھی پیدا نہیں ہوگی۔

فیٹا

اس عیب کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے فربہی اور درازی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان ہر طرح مکمل ہو جاتا ہے کھایا نہیں بلکہ لگایا جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور پرہیز نہیں

قیمت نمبر ۱ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۲ برائے رؤسا دس روپیہ آٹھ آنہ

ہمارے عجیب غریب تحفوں کا حال ضرور منگا کر دیکھیے

دو پیسہ کا کارڈ بیکار نہیں جائیگا خواہ آزما دیں

پتہ رسائن گھر شاہجہان پور

اصلی کوک شاستر

بلا عینک المعروف بہ چلو قت انشار ۶۴ر

احسن دانہ ۸ر

مخزن مذاق یعنے ظرافت کا ذخیرہ ظرافت بنا مذاق کا مجموعہ اخبار پنچ ہنسانے کا قافلہ سالار شعلہ و قصہ بازی کا علم پڑھتے پڑھانیوالوں کو بات بات میں تکمیل کرنے والا اضمحلال کی جڑ کاٹ دینے والا یعنے بزم عشرت کی مزاجی جسکے مطالعہ سے ہر شخص زندہ دل بن سکتے ہیں قیمت فی جلد ۸ر

شعلۂ رنگین جسمیں ہندو مسلم نفاق کے تباہ کن نتائج کے ساتھ ساتھ تعصبات مذہبی کی نقصان رسانیوں اتفاق واتحاد کی برکتوں کے دلچسپ فوائد کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

۲۰ ناول دو روپیہ میں۔ حجم تقریباً ایک ہزار صفحہ ممتاز بیگم ہر طلسم حیرت مرقع عوام جیسے ناول ۲ر

منگانے کا پتہ: منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجیب غریب نظم ہے جسے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد ۶ر

ٹکٹ بھیج دیجیے وی پی اور منی آرڈر بھیجیے

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

جو صاحب حکیم بیسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی کتاب تجربات عیسیٰ کا غور سے مطالعہ کر لینگے وہ اپنی وغیرہ دوسروں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل بن جاوینگے اور اگر وہ چاہینگے تو اس کے ذریعہ سے وہ علاج میں سینکڑوں روپیہ کمانے لگیں گے اس میں ہر ایک بیماری کے وہ نایاب نسخے مندرج ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدے دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب ۱ مجلد علاوہ محصول چار رکھی ہے ایک ساتھ خریدنے پر ایک کی قیمت مفت لی۔ جو صاحب یہ اردو چٹھی لکھیں حوالہ شریف کے نام سے پورے پتے کے لکھ کر بھیجیں تو انکو چراغ صحت نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر

منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یو پی)

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ شربت جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خاص میوہ جات کے عطروں اور دوائیات سے بنے ہوئے شربت ہوتے ہیں اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے مثل ہیں اول دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت ...	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام	شربت بنفشہ
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ بید سادہ بادی	عرق بید مشک ...	
فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عہ	فی بوتل عمار	فی بوتل عمار	

نوٹ اس جلالت گراں، حکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے " ولایتی ایسنس و شکر سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔ قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ہاتھ پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

مینجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

معارف النغمات

یعنی وہ بے نظیر کتاب جس نے ثابت کر دیا ہے کہ لکھائی اور ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا تحریر میں لے لینے کے قواعد سکھائے۔ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسکے حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی۔ اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے یعنے تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ نہ گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں صحیح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ور نہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ قیمت جلد اول للعہ، قیمت جلد دوم صہ محصولڈاک بر حال بذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ